16 مارچ 1964

از عدالت عظمیٰ

لیبر کمشنر، مدھیہ پردیش

بنام

برہان پور تاپتی ملز اور دیگران

[پی۔ بی۔ گجیندر گڈکر، سی۔ جے۔، کے۔ این۔ وانچو اور کے۔ سی۔ داس گپتا، جسٹس۔]

صنعتی تنازعہ۔ ہڑتال۔ قانونی حیثیت۔ آیا آجر فیصلہ کر سکتا ہے اور کارروائی کر سکتا ہے۔ لیبر کمشنر کا دائرہ اختیار۔ دفعہ 42(1)(جی) میں "غیر قانونی قرار دیا گیا" اگر اس کا مطلب ہے "غیر قانونی قرار دیا گیا" مرکزی صوبے اور بیرار صنعتی تنازعات اور سٹیلمینٹ ایکٹ، 1947 (سی پی اور بیرار ایکٹ 33، سال 1947)، دفعات 16۔ 41 اور 42 (1)(g)۔

ایک ملازم کو مدعالیہ۔ آجر نے اس الزام کی تحقیقات کرنے کے بعد مختصر طور پر برخاست کر دیا کہ اس نے کارکنوں کو غیر قانونی ہڑتال پر جانے کے لیے اکسایا تھا۔ ملازم نے سنٹرل پروونس اینڈ بیرار انڈسٹریل ڈسپیوٹس سیٹلمنٹ ایکٹ کی دفعہ 16 کے تحت لیبر کمشنر کو درخواست دی، جس کا مؤقف تھا کہ ہڑتال کی قانونی حیثیت کا فیصلہ کرنے کا اختیار ایکٹ کی دفعہ 41 کے ذریعے اسٹیٹ انڈسٹریل کورٹ یا ڈسٹرکٹ انڈسٹریل کورٹ کو سونپا گیا تھا اور یہ کہ ان میں سے کسی بھی اتھارٹی کی طرف سے ہڑتال کو غیر قانونی قرار دینے سے پہلے آجر کو

اپنے کارکنوں کے خلاف اس خیال پر کوئی کارروائی کرنے کا حق نہیں تھا کہ ہڑتال غیر قانونی ہے اور اس نے ملازم کو مکمل اجرت کے ساتھ بحال کرنے کا حکم دیا۔ ریاستی صنعتی عدالت میں مدعا علیہ — آجر کی نظر ثانی کی درخواست ناکام ثابت ہوئی حالانکہ وہ لیبر کورٹ کے اس خیال سے متفق نہیں تھی کہ آجر ریاستی صنعتی عدالت یا ضلعی صنعتی عدالت کے ہڑتال کو غیر قانونی قرار دینے کے فیصلے سے پہلے کارروائی نہیں کر سکتا تھا۔ اس کے بعد آجر نے آرٹیکل 226 کے تحت ہائی کورٹ کا رخ کیا۔ ہائی کورٹ کا خیال تھا کہ اگرچہ لیبر کمشنر کے پاس ہڑتال کی غیر قانونی حیثیت کے سوال کا فیصلہ کرنے کا دائرہ اختیار نہیں ہو سکتا ہے، لیکن وہ مذکورہ مقاصد کے لیے اتفاق سے سوال کا فیصلہ بدفعہ 16 کر سکتا ہے۔ اگر کسی تفتیش میں ایسا سوال اٹھایا جاتا ہے، اور لیبر کمشنر اور ریاستی صنعتی عدالت کے احکامات کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ اس عدالت میں لیبر کمشنر کی طرف سے پیش کردہ اپیل پر۔

منعقد: (i) آجر ملازم کے خلاف کارروائی کرنے کے لیے آزاد ہے جیسے ہی اسے لگتا ہے کہ جس ہڑتال میں اس نے حصہ لیا ہے وہ ایکٹ کی دفعہ 40 کی دفعات کے تحت آتی ہے۔ دفعہ 42(1)(جی) میں "غیر قانونی قرار دیا گیا" فقرہ جان بوجھ کر دفعہ 43، 44 اور 45 میں استعمال ہونے والے "غیر قانونی قرار دیے گئے" الفاظ کے تضاد میں استعمال کیا گیا ہے۔

صنعتی انتظامیہ کے لیے یہ ایک ناممکن صورت حال ہوگی اگر نوٹس دیے جانے کے بعد ہڑتال یا ہڑتال شروع ہو گئی ہو جسے آجر معنی کے اندر غیر قانونی سمجھتا ہے۔ دفعہ 40 اسے اپنے ہاتھ روکنے اور اس وقت تک انتظار کرنے پر مجبور ہونا چاہیے جب تک کہ ریاستی صنعتی عدالت یا ضلعی صنعتی عدالت اس سوال پر اعلامیہ نہ دے دے۔

ریاستی حکومت کی طرف سے حوالہ پر کی جانے والی کارروائی کے سلسلے میں دفعہ 41 میں لفظ "ہو گا" کا استعمال اور اسی دفعہ میں دوسروں کی طرف سے درخواست پر کارروائی کے سلسلے میں" ہو

سکتا ہے" کا استعمال اس نتیجے پر مجبور کرتا ہے کہ ریاستی حکومت کے علاوہ کسی اور کی درخواست پر ریاستی صنعتی عدالت یا ضلعی صنعتی عدالت بھی کارروائی کرنے سے انکار کر سکتی ہے۔

(ii) ایکٹ کی دفعہ 16(3) کے تحت اپنے فرائض انجام دینے کے لیے لیبر کمشنر کے پاس یہ دائرہ اختیار ہوتا ہے کہ وہ ہڑتال کی قانونی حیثیت یا غیر قانونی حیثیت کے سوال کا فیصلہ کرے جب وہ سوال اس کے سامنے اٹھایا جائے۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار: سول اپیل نمبر 529، سال 1963۔ مدھیہ پردیش ہائی کورٹ کے 24 ستمبر 1958 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔ پٹیشن نمبر 82، سال 1958۔

آئی۔ این۔ شراف، اپیل کنندہ کے لیے۔

مدعا علیہ نمبر 1 کے لیے ایم سی سیتلواڈ، بی نارائن سوامی، جے بی داداچنجی، رویندر نارائن اور او سی ماتھر۔

ایم ایس کے شاستری اور ایم ایس نرسمہن، مدعا علیہ نمبر 2 کے لیے۔

25 مارچ 1964۔ عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

داس گپتا، جے— اس اپیل میں دو اہم سوالات پیدا ہوتے ہیں۔ پہلا یہ ہے کہ کیا وسطی صوبوں اور بیرار صنعتی تنازعات اور سٹیلمینٹ ایکٹ 1947 کی دفعہ 42(1)(g) کسی آجر کو قانون کی دفعہ 41 کے تحت اس طرح کے اعلان سے پہلے غیر قانونی ہڑتال میں حصہ لینے پر کسی مزدور کے خلاف کارروائی کرنے سے منع کرتی ہے۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا ایکٹ کی

دفعہ 16(3) کے تحت کی گئی درخواست میں لیبر کمشنر کے پاس ہڑتال کی قانونی حیثیت یا غیر قانونی حیثیت کا فیصلہ کرنے کا دائرہ اختیار ہے۔

21 ستمبر 1956 کو اس اپیل میں پہلے مدعالیہ برہان پور تاپتی ملز لمیٹڈ نے ملازمین میں سے ایک سلیمان خان ملاجی پر چارج شیٹ پیش کی، جو اپیل میں دوسرے مدعا علیہ ہیں، انہوں نے الزام لگایا کہ انہوں نے محکمہ بنائی کے کارکنوں کو اس دن کے شروع میں غیر قانونی ہڑتال پر جانے کے لیے اکسایا تھا۔ معاملے کی تحقیقات کرنے کے بعد منیجر اس نتیجے پر پہنچا کہ الزام اس رائے سے قائم کیا گیا تھا کہ یہ اسٹینڈنگ آرڈرز کی شق 25(بی) کے تحت بدانتظامی ہے۔ اس کے بعد منیجر نے سلیمان خان کو بغیر نوٹس کے اور نوٹس کے بدلے معاوضے کے بغیر مختصر طور پر برخاست کرنے کا حکم دیا۔ سلیمان خان نے اس حکم کے خلاف سنٹرل پروونس اینڈ بیرار انڈسٹریل ڈسپیوٹس سیٹلمنٹ ایکٹ 1947 کی دفعہ 16 کے تحت مدھیہ پردیش کے لیبر کمشنر کو درخواست دی۔ لیبر کمشنر کی رائے تھی کہ ہڑتال کی قانونی حیثیت کا فیصلہ کرنے کا اختیار قانون ساز کی طرف سے ایکٹ کی دفعہ 41 کے ذریعے ریاستی صنعتی عدالت یا ضلعی صنعتی عدالت کو سونپا گیا تھا۔ انہوں نے یہ بھی مؤقف اختیار کیا کہ اس سے پہلے کہ ان میں سے کسی بھی حکام کی طرف سے ہڑتال کو غیر قانونی قرار دیا گیا تھا، آجر کو اپنے کارکنوں کے خلاف اس کے اپنے خیال پر کوئی کارروائی کرنے کا حق نہیں تھا کہ ہڑتال غیر قانونی ہے۔ لیبر کمشنر نے مزید کہا کہ سلیمان خان کے خلاف الزامات کو ثابت کرنے کے لیے کوئی قانونی ثبوت نہیں ہے اور برخاستگی کی سزا دینے میں منیجر نے اسٹینڈنگ آرڈرز کی شق 26 کی ذیلی شق 4 کو مناسب احترام نہیں دیا۔ اس کے مطابق، انہوں نے برطرفی کی تاریخ سے بحالی کی تاریخ تک پوری اجرت کے ساتھ سلیمان خان کی بحالی کا حکم دیا۔

پہلے مدعاعلیہ کی نظر ثانی کی درخواست ناکام ثابت ہوئی۔ ریاستی صنعتی عدالت، جو کہ نظر ثانی کرنے والی اتھارٹی ہے، لیبر کورٹ کے اس خیال سے متفق نہیں تھی کہ آجر ریاستی صنعتی عدالت یا ضلعی صنعتی عدالت کے ہڑتال کو غیر قانونی قرار دینے کے فیصلے سے پہلے کارروائی

نہیں کرسکتا تھا۔تاہم یہ رائے ہونے کی وجہ سے کہ انکوائری شق 26(2) میں اسٹینڈنگ آرڈر کے مطابق نہیں کی گئی تھی اور یہ بھی کہ سزا دینے میں منیجر نے شق 26(4) میں اسٹینڈنگ آرڈرز میں مذکور معاملات کو مدنظر نہیں رکھا تھا، صنعتی عدالت نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ لیبر کمشنر اپنے لیے شواہد کی جانچ کرنے میں جائز تھا۔اس نے مزید کہا کہ لیبر کمشنر کی طرف سے دی گئی حقیقت کے نتائج کو نظر ثانی میں چیلنج نہیں کیا جاسکتا۔ریاستی صنعتی عدالت کا حتمی نتیجہ، جیسا کہ پہلے ہی اشارہ کیا گیا تھا، یہ تھا کہ لیبر کمشنر کی طرف سے بحالی کا حکم مکمل طور پر جائز تھا۔

اس حکم کے خلاف آجر (پہلا مدعا علیہ) نے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت مدھیہ پردیش کی ہائی کورٹ کا رخ کیا۔ہائی کورٹ نے اپنے خیال کا اشارہ دیا کہ اگرچہ لیبر کمشنر کے پاس ہڑتال کی غیر قانونی حیثیت کے سوال کا فیصلہ کرنے کا دائرہ اختیار نہیں ہے، لیکن وہ قانون کی دفعہ 16 میں مذکور مقاصد کے لیے اتفاق سے اس سوال کا فیصلہ کرسکتا ہے اگر دفعہ 16 کے تحت تحقیقات میں یہ سوال اٹھایا جائے کہ برخاستگی غلط تھی کیونکہ اسٹینڈنگ آرڈرز کی شق 25 (b) کے تحت غیر قانونی ہڑتال پر کوئی اشتعال نہیں تھا۔تاہم، اس نظریے کا اظہار کرنے کے بعد ہائی کورٹ نے یہ الفاظ شامل کیے: "معاملے کے اس پہلو پر غور کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہاں کی گئی ہڑتال کو قانونی ہڑتال نہیں سمجھا گیا تھا۔" ہائی کورٹ کی رائے تھی کہ صنعتی عدالت نے یہ سوچ کر غلطی کی تھی کہ کارکنوں کو دی گئی چارج شیٹ ناقص تھی۔اس نے یہ بھی مؤقف اختیار کیا کہ نہ تو لیبر کمشنر اور نہ ہی ریاستی صنعتی عدالت کو اپیلٹ اتھارٹی کے طور پر گھریلو ٹریبونل کے نتائج کی جانچ کرنے اور انہی شواہد پر متضاد نتیجے پر پہنچنے کا کوئی دائرہ اختیار ہے۔اس کے مطابق، ہائی کورٹ نے لیبر کمشنر اور ریاستی صنعتی عدالت کے احکامات کو کالعدم قرار دے دیا۔

موجودہ اپیل کو لیبر کمشنر، مدھیہ پردیش نے ترجیح دی ہے۔خود کارکن نے کسی اپیل کو ترجیح نہیں دی ہے۔اس لیے ہمارے لیے یہ غیر ضروری ہے کہ اس اپیل میں مقدمے کی خوبیوں پر ہائی کورٹ کے فیصلے کی درستگی یا بصورت دیگر پر غور کیا جائے۔ہمیں کیا فیصلہ کرنا ہے، جیسا کہ

پہلے ہی اشارہ کیا گیا ہے کہ آیا سیکنڈ۔سنٹرل پروونس اینڈ بیرار انڈسٹریل ڈسپیوٹس سیٹلمنٹ ایکٹ، 1947 کی دفعہ 42 آجر کی راہ میں حائل تھی جو دفعہ 41 کے تحت غیر قانونی ہڑتال میں حصہ لینے کے لیے کسی مزدور کے خلاف کارروائی کررہا تھا؛اور دوسری بات یہ کہ آیا جب ایسا کوئی فیصلہ نہیں ہوا ہے تو لیبر کمشنر کو قانون کی دفعہ 16 کے تحت اس کے پاس کی گئی درخواست میں ہڑتال کی قانونی حیثیت یا غیر قانونی حیثیت کے سوال کا فیصلہ کرنے کا دائرہ اختیار حاصل ہے۔

دفعہ 42 کی متعلقہ دفعات جن میں پہلے سوال کے فیصلے پر غور کرنے کی ضرورت ہوتی ہے وہ یہ ہیں: " کوئی آجر کسی بھی ملازم کو صرف اس صورت حال کی وجہ سے برخاست، فارغ، معطل یا کم نہیں کرے گا یا اسے کسی اور طریقے سے سزا نہیں دے گا کہ ملازم نے ہڑتال میں حصہ لیا ہے جو اس ایکٹ کی کسی شق کے تحت" غیر قانونی نہیں ہے"۔ہڑتال کو غیر قانونی قرار دینے والے قانون کی دفعات دفعہ 40 میں بیان کی گئی ہیں۔پہلی نظر میں یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ صرف وہیں ہے جہاں ہڑتال جس میں کسی ملازم نے حصہ لیا ہے وہ دفعہ 40 کی کسی بھی شق کے تحت نہیں آتی ہے کہ آجر کو اس کے خلاف کارروائی کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ممانعت صرف اس صورت میں کام کرتی ہے جب ایکٹ کی کسی بھی شق کے تحت ہڑتال کو" غیر قانونی" قرار نہیں دیا جاتا ہے۔یہ، مدعاعلیہ–آجر کی طرف سے زور دیا گیا ہے، وہی بات ہے جو یہ کہتی ہے کہ ممانعت صرف اس صورت میں چلتی ہے جہاں ہڑتال قانون کی دفعہ 40 کی دفعات کے معنی میں غیر قانونی نہیں ہے۔

اپیل گزار کی جانب سے دلیل یہ ہے کہ دفعہ 42(1)(g) میں" غیر قانونی قرار دیے گئے" الفاظ کو مناسب طریقے سے" غیر قانونی قرار دیا گیا" سمجھا جانا چاہیے۔اس سلسلے میں یہ بات قابل غور ہے کہ ایکٹ کی دفعہ 41 ایک ایسی مشینری فراہم کرتی ہے جس کے تحت نہ صرف ریاستی حکومت بلکہ کوئی آجر یا ملازم ریاستی صنعتی عدالت یا ضلعی صنعتی عدالت سے اس فیصلے کے لیے رجوع کرسکتا ہے کہ آیا ہڑتال یا لاک آؤٹ جس کا نوٹس دیا گیا ہے یا جو ہوا ہے

وہ غیر قانونی ہے۔ اپیل کنندہ کے مطابق، اس طرح کی درخواست پر ریاستی صنعتی عدالت یا ضلعی صنعتی عدالت نے فیصلہ کیا ہے کہ ہڑتال غیر قانونی ہے، اس کے بعد ہی آجر کارروائی کر سکتا ہے۔ ہمیں اس طرح کی تعمیر کا کوئی جواز نظر نہیں آتا۔ ہمارے لیے یہ واضح ہے کہ دفعہ 42 (1)(g) میں" غیر قانونی قرار دیا گیا" فقرہ جان بوجھ کر حصوں میں استعمال ہونے والے " غیر قانونی قرار دیے گئے" الفاظ کے برخلاف استعمال کیا گیا ہے۔ 44 ,43اور 45. سیکشن 43ایک ایسے آجر پر جرمانہ فراہم کرتا ہے جو" ریاستی صنعتی عدالت یا ضلعی صنعتی عدالت کے ذریعہ کالعدم قرار دیے گئے لاک آؤٹ کو غیر قانونی قرار دیتا ہے"۔ دفعہ 44 ایک ایسے ملازم کے خلاف جرمانہ فراہم کرتی ہے" جو ہڑتال پر جاتا ہے یا جو اس ہڑتال میں شامل ہوتا ہے جسے ریاستی صنعتی عدالت یا ضلعی صنعتی عدالت نے غیر قانونی قرار دیا ہے"۔ دفعہ 45 ہڑتال یا لاک آؤٹ کو آگے بڑھانے میں اشتعال انگیزی یا اشتعال انگیزی یا شرکت یا عمل کے لیے جرمانہ فراہم کرتی ہے جسے ریاستی صنعتی عدالت یا ضلعی صنعتی عدالت نے غیر قانونی قرار دیا ہے۔ جب مقننہ نے سیکشن 43، 44اور 45 میں ریاستی صنعتی عدالت یا ڈسٹرکٹ انڈس ٹرائل کورٹ کے ذریعے" غیر قانونی قرار دیے گئے" الفاظ کا استعمال کیا لیکن مختلف فقرے استعمال کیے، یعنی۔ ," دفعہ 42(1)(g) میں اس نتیجے کو غیر قانونی قرار دیا گیا ہے کہ یہ جان بوجھ کر کیا گیا تھا۔ اس کی وجہ تلاش کرنا زیادہ دور نہیں ہے۔ تاہم، جلد ہی ریاستی صنعتی عدالت یا ضلعی صنعتی عدالت دفعہ 41 کے تحت کسی درخواست پر کارروائی کر سکتی ہے۔ ہڑتال کی قانونی حیثیت یا بصورت دیگر کے فیصلے میں کافی وقت لگ سکتا ہے۔ صنعتی انتظامیہ کے لیے یہ ایک ناممکن پوزیشن ہوگی اگر کسی ہڑتال یا ہڑتال کا نوٹس دیے جانے کے بعد، جسے آجر دفعہ 40 کے معنی میں غیر قانونی سمجھتا ہے، اسے اپنا ہاتھ برقرار رکھنے اور اس وقت تک انتظار کرنے پر مجبور کیا جائے جب تک کہ ریاستی صنعتی عدالت یا ضلعی صنعتی عدالت اس سوال پر اعلامیہ نہ دے دے۔ یہ بھی واضح نظر آتا ہے کہ یہ حکام آجر کی درخواست پر فیصلہ دینے کے پابند نہیں ہیں۔

سیکشن اس طرح چلتا ہے:—

"ریاستی صنعتی عدالت یا ضلعی صنعتی عدالت، ریاستی حکومت کے حوالہ پر، اور متعلقہ کسی آجر یا ملازم یا متعلقہ ملازمین کے نمائندے یا لیبر آفیسر کی درخواست پر فیصلہ کر سکتی ہے کہ آیا کوئی ہڑتال یا لاک آؤٹ یا کوئی تبدیلی جس کا نوٹس دیا گیا ہے یا جو ہوئی ہے وہ غیر قانونی ہے۔

یہ بات قابل غور ہے کہ ریاستی حکومت کے حوالہ پر ریاستی صنعتی عدالت یا ضلعی صنعتی عدالت ہڑتال یا لاک آؤٹ کی قانونی حیثیت کے سوال کا فیصلہ کرے گی، لیکن وہ آجر یا ملازم یا سیکشن میں مذکور کسی دوسرے شخص کی درخواست پر سوال کا فیصلہ کر سکتی ہے۔ ریاستی حکومت کی طرف سے حوالہ پر کی جانے والی کارروائی کے سلسلے میں لفظ" ہوگا" کا استعمال اور اسی سیکشن میں دوسروں کی طرف سے درخواست پر کارروائی کے سلسلے میں" ہوسکتا ہے" اس نتیجے پر مجبور کرتا ہے کہ ریاستی حکومت کے علاوہ کسی اور کی درخواست پر، ریاستی صنعتی عدالت یا ضلعی صنعتی عدالت بھی کارروائی کرنے سے انکار کر سکتی ہے۔" غیر قانونی قرار دیے گئے" الفاظ کی تجویز کردہ تعمیر کو" غیر قانونی قرار دیا گیا" اس لیے اس کا دلچسپ نتیجہ ہوسکتا ہے کہ اگرچہ ہڑتال حقیقت میں معنی کے اندر غیر قانونی ہے۔ 40 ایکٹ کے تحت کسی ملازم کے خلاف اس میں حصہ لینے کے لیے کسی بھی وقت کوئی کارروائی نہیں کی جاسکتی۔ اس کے مطابق ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ" غیر قانونی قرار دیے گئے" الفاظ کا مطلب" غیر قانونی قرار دیا گیا" نہیں ہے اور آجر ملازم کے خلاف کارروائی کرنے کے لیے آزاد ہے جیسے ہی وہ سوچتا ہے کہ جس ہڑتال میں اس نے حصہ لیا ہے وہ ایکٹ کی دفعہ 40 کی دفعات کے تحت آتی ہے۔

جب آجر ملازم کو برخاست، فارغ، ہٹانے یا معطل کر کے اس کے خلاف ایسی کارروائی کرتا ہے، تو ملازم کے لیے لیبر کمشنر کو بحالی اور اجرت کے نقصان کے معاوضے کی ادائیگی کے لیے درخواست دینے کا اختیار ہوگا۔ یہ ایکٹ کے دفعہ 16(2) میں فراہم کیا گیا ہے۔ دفعہ 16(3) میں کہا گیا ہے کہ اگر اس طرح کی درخواست موصول ہونے پر لیبر کمشنر

کو ایسی انکوائری کے بعد جو مقرر کی جائے، پتہ چلتا ہے کہ برخاستگی، ڈسچارج، ہٹانا یا معطلی اس ایکٹ کی کسی بھی شق کی خلاف ورزی تھی یا اس ایکٹ کے تحت بنائے گئے یا منظور شدہ اسٹینڈنگ آرڈر کی خلاف ورزی تھی یا اس طرح کی برخاستگی، ڈسچارج، ہٹانے یا معطلی کی تاریخ سے چھ ماہ سے زیادہ پہلے ملازم کی طرف سے کی گئی غلطی یا بدانتظامی کی وجہ سے تھی، تو وہ ملازم کی بحالی یا دیگر ریلیف کی ہدایت دے سکتا ہے۔ یہ سوال اٹھایا گیا ہے کہ کیا جب برخاستگی، برخاستگی، ہٹانے یا معطلی کا حکم کسی غیر قانونی ہڑتال میں حصہ لینے یا اس پر اکسانے کے لیے دیا گیا ہے تو کیا یہ لیبر کمشنر کے لیے کھلا ہے کہ وہ ہڑتال کی غیر قانونی حیثیت کے سوال کا فیصلہ کرے۔ اپیل کنندہ کی جانب سے یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ ہڑتال کی قانونی حیثیت یا غیر قانونی حیثیت کے سوال کا فیصلہ کرنے کا خصوصی دائرہ اختیار ایکٹ کے ذریعے دونوں حکام کو دیا گیا ہے، یعنی۔ ,اسٹیٹ انڈس ٹرائل کورٹ یا ڈسٹرکٹ انڈسٹریل کورٹ، جیسا کہ سیکشن 41 میں ذکر کیا گیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ دفعہ 41 جو اوپر بیان کی گئی ہے، ریاستی صنعتی عدالت یا ضلعی صنعتی عدالت کو حکومت کے حوالہ، یا آجر یا ملازم یا سیکشن میں مذکور دیگر افراد کی درخواست پر ہڑتال کی قانونی حیثیت کے سوال کا فیصلہ کرنے کا اختیار دیتی ہے۔ مسٹر شراف کا استدلال ہے کہ مقننہ کا یہ ارادہ نہیں ہوسکتا تھا کہ اس طرح کے معاملے کا فیصلہ کرنے کے لیے دو متوازی ادارے ہوں — لیبر کمشنر کے ساتھ ساتھ ریاستی صنعتی عدالت یا ضلعی صنعتی عدالت۔ کیونکہ، جیسا کہ وہ بتاتے ہیں، یہ اچھی طرح سے ہوسکتا ہے کہ دفعہ 16(3) کے تحت ایک درخواست پر لیبر کمشنر کا مؤقف ہے کہ ہڑتال غیر قانونی نہیں تھی، اس کے برعکس نظریہ ریاستی صنعتی عدالت یا ضلعی صنعتی عدالت دفعہ 41 کے تحت کسی درخواست پر لے سکتی ہے یا اس کے برعکس یہ دلیل پہلی نظر میں قابل فہم ہے۔ تاہم، اسے قبول کرنے میں ایک بڑی مشکل ہے۔ یہ اس حقیقت پر مشتمل ہے، جس کی پہلے ہی نشاندہی کی جا چکی ہے، کہ ریاستی صنعتی عدالت یا ڈسٹرکٹ ٹرائل کورٹ انڈس — ریاستی حکومت کے علاوہ کسی اور فریق کی درخواست پر کوئی فیصلہ دینے کا پابند نہیں ہے۔ جہاں دفعہ 41 میں مذکور حکام ہڑتال کی قانونی حیثیت یا غیر قانونی حیثیت سے انکار کے سوال کا فیصلہ کر سکتے ہیں، یہ کہنا ممکن نہیں ہے کہ دفعہ 41 کے ذریعے ان حکام کو قانونی یا غیر قانونی ہڑتال کے سوال کا فیصلہ کرنے کے لیے خصوصی دائرہ

اختیار دیا گیا ہے۔ لہذا یہ مؤقف اختیار کرنا معقول ہے کہ ایکٹ کی دفعہ 16 فی مشنز (3) کے تحت اپنے فرائض کی تشکیل کے لیے لیبر کام کے پاس اس وقت ہڑتال کی غیر قانونی حیثیت کے سوال کا فیصلہ کرنے کا دائرہ اختیار ہے جب اس کے سامنے قانونی حیثیت یا وہ سوال اٹھایا جائے۔

اس کے مطابق اپیل مسترد کر دی جاتی ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.05.09 16:23
I am the author of this document